کھلا خط بنام علماء حنفیہ کا مدلل جواب

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

برادران اسلام ہمارے ملک میں دو فرقے آباد ہیں ایک نے اپنا نام اہل قرآن رکھا ہوا ہے وہ قرآن کا نام لے لے کر سادہ لوح عوام کو گمراہ کرتے رہتے ہیں لیکن دین سے اتنے بے خبر ہیں کہ ان کو بارہا کہا گیا کہ نماز جس کی بار بار تاکید قرآن مجید میں موجود ہے اور جو توحید ورسالت کو مان لینے کے بعد اسلام کا سب سے بڑا رکن ہے اور ہر مسلمان مرد وعورت پر پانچ مرتبہ ایک دن رات میں فرض ہے اس کے ادا کرنے کا مکمل طریقہ رکعات شرائط. ارکان واجبات سنن مستحبات مکروہات مفسدات مسائل سہو وغیرہ صرف قرآن پاک کی صریح آیت سے ثابت کردیں مگر وہ اس سے بالکل عاجز ہیں، جس سے ملک کا ہر شخص سمجھ چکا ہے کہ ان کا دعوی عمل بالقرآن بالکل جھوٹا ہے، جو نماز ان پر روزانہ پانچ مرتبہ فرض ہے اس کو تو وہ ثابت نہیں کر سکتے. ہاں سادہ لوح عوام کو رات دن یہ بتاتے رہتے ہیں کہ احادیث قرآن کے خلاف ہیں. احادیث میں بہت اختلاف ہے اور رات دن محدثین پر نکتہ چینی کرتے رہتے ہیں اور صرف حدیث اور محدثین کو گالیاں دینا ہی انکے نزدیک عمل بالقرآن ہے. معاذاللہ.

دوسرا فرقہ اپنے آپ کو اہلحدیث کہتا ہے. جو حدیث کا نام لے لے کر عوام کو گمراہ کرتا رہتا ہے لیکن دینی علوم سے اتنا ہی کورا ہے جتنے انکے بڑے بھائی اہل قرآن . وہ بھی نماز کا مکمل طریقہ بہ تفصیل بالاحادیث. صحیحہ صریحہ غیر معارضہ . سے ثابت کرنے سے ایسا ہی عاجز ہے جیسا کہ ان کے بڑے بھائی . اہل قرآن. چناچہ. رحیم یار خان. کوہاٹ گوجرانوالہ کراچی شہداد کوٹ علاقہ سرائے سدھو ملتان لاہور حویلی بہادر شاہ مکڑوالا اوکاڑہ وغیرہ. مقامات پر وہ مناظروں میں اتنے ذلیل ہو چکے ہیں کہ تکبیر تحریمہ کے مسائل تک ثابت کرنے سے عاجز آ گئے ہیں اور عوام وخواص کے سامنے یہ راز فاش ہو چکا ہے کہ ان کا دعوی عمل بالحدیث ایسا ہی جھوٹا ہے جیسے منکرین حدیث کا دعوی عمل بالقرآن جھوٹا ہے

اب تو یہ فرقہ اتنا بوکھلا چکا ہے کہ انہیں کہو کہ مکمل نماز مکمل نماز وتر مکمل نماز جنازہ مکمل مسائل تراویح مکمل قانون دیوانی مکمل قانون فوجداری. احادیث صحیحہ صریحہ غیر معارضہ سے ثابت کر کے دکھلادوں تو ان کا ثبوت پیش کرنے کے بجائے فقہ اور فقہاء کو گالیاں دینا شروع کر دیتے ہیں اور اب تو یہ غیر مقلدین پورے ملک میں فیصلہ کر چکے ہیں کہ ہم اپنی مکمل نماز مکمل طریقہ نماز جنازہ مکمل مسائل نماز تراویح مکمل مسائل قربانی مکمل مسائل قانون اسلامی. کو ثابت کرنے کے لئے کبھی بھی تا قیام قیامت ہر گز ہر گز مناظرہ نہیں کریں گے جس طرح قادیانی مرزا کی سیرت پر مناظرہ نہیں کرتا اسی طرح یہ غیر مقلدین مکمل مسائل پر مناظرہ بالکل نہیں کرتے . ہاں اپنے ان پڑھ عوام کو خوش رکھنے کے لئے فقہاء کو گالیاں دیتے ہیں اور اس کام کے لئے وہ تمام شرعی قانونی اور اخلاقی

www.owaisiam.com

قدروں کو بھی پامال کر جاتے ہیں کبھی بغیر پرنٹ لائن کے کوئی اشتہار شائع کر دیا جس میں فقہ پر اعتراض کرنے میں وہی طریقہ اختیار کیا جاتا ہے جو سوامی دیانند نے قرآن پاک کے خلاف اور عبد اللہ چکڑالوی سابق غیر مقلد اہلحدیث کی پہلی مسجد چینیاں والی کا امام و خطیب نے حدیث کے خلاف استعمال کیا تھا کبھی کسی مجہول شخص کے نام سے کوئی فوٹو سٹیٹ ہر شہر میں گھمایا جاتا ہے . لامذہب غیر مقلدین اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ سب کچھ محض فریب ہے. یہ جھوٹ اور خیانت کا مجموعہ ہیں لیکن پھر بھی ان کو دھڑا دھڑ تقسیم کرتے ہیں . جب شہر اور علاقہ کی فضا مکدر ہو جاتی ہے اور وہ اشتہار انتظامیہ تک پہنچائے جاتے ہیں تو سب ان سے لا تعلقی کا اظہار کرتے ہیں. اگر ان اشتہاروں کی غلطیاں بتائی جائیں تو اس علاقوں میں ان کی عام تقسیم بند کر دیتے ہیں اور یہ کہہ کر جان چھڑاتے ہیں کہ ہم ان غلطیوں کے ذمہ دار نہیں ہم اشتہار والے کے مقلد تھوڑے ہیں . جب پوچھا جاتا ہے کہ جب تم ان غلط اشتہاروں کو پھیلا رہے تھے کیا اسوقت تم اس اشتہار والے کے مقلد تھے. تم تقلید کو کفر بھی کہتے ہو اور اس اشتہار والے کی تقلید کر کے انکی اشاعت بھی کرتے ہو اور جب حوالے دکھانے کا مطالبہ ہو تو فورا لا تعلق ہو جاتے ہوں. گویا اس حدیث پر عمل کرتے ہیں کہ مفہوم صبح کو مومن ہوں گے شام کو کافر اور شام کو مومن ہوں گے صبح کو کافر.

اس فرقہ کی سب سے بڑی بزدلی یہ بھی ہے کہ ان کے اصل مد مقابل منکرین حدیث ہیں لیکن یہ کبھی ان سے مناظرہ نہیں کرتے بلکہ اگر کسی علاقہ میں وہ مناظرہ کا چیلنج دیں تو دھڑا دھڑ منکرین حدیث بننا شروع کر دیتے ہیں . آپ منکرین حدیث کی تاریخ پڑھ کر دیکھیں تو آپ اس تاریخی حقیقت کو تسلیم کر لیں گے کہ سو100% فیصد منکرین حدیث انہی سے بنے ہیں.

اس فرقہ کی نفسیات یہ ہے کہ اس فرقہ کے سینکڑوں آدمی قادیانی بن جاتے ہیں انکو کوئی صدمہ نہیں ہوتا. انکے سینکڑوں آدمی منکرین حدیث بن جاتے ہیں انہیں کوئی غم نہیں ان کے بیسوں آدمی رافضی بن چکے ہیں انہیں کوئی پرواہ نہیں. ان میں سے سینکڑوں آدمی دہریہ بن گئے انہیں ذرا دکھ نہیں. انکے نزدیک عمل بالحدیث صرف فقہ کو گالیاں دینے کا نام ہے.

چناچہ ملک بھر میں مکمل نماز کے مسائل پر پے در پے ذلت آمیز اور بار بار عبرتناک شکست کھانے کے بعد 26 فروری کو 1984ء راولپنڈی میں فقہ کی چند عبارات پر مناظرہ کیا. انکے مذہب کی جو خرافات احناف نے بیان کیں ان میں سے ایک حوالے کو بھی نہ یہ غلط نہ ثابت کر سکے اور نہ ہی کسی حوالے کا جواب دے سکے اور جو حوالے لامذہب مناظر نے پیش کئے حنفی مناظر نے ثابت کیا کہ قادیانی اور سوامی دیانند تو ایک حوالے میں ایک بد دیانتی کرتا تھا مگر اس نے لفظ حدیث کی آڑ میں ایک ایک حوالے میں پانچ پانچ بد دیانتی کیں اور نہایت ذلیل ہوئے اور سب سے بڑی ذلت یہ ہوئی کہ لامذہب مناظر کا دعوی تھا کہ فقہ کے مسائل قران و حدیث کے خلاف ہیں . لامذہب مناظر ان میں سے کسی ایک مسئلہ کے خلاف بھی صحیح صریح . غیر معارض حدیث پیش نہ کر سکا اور قیامت تو یہ ٹوٹ رہی تھی کہ اس کو زنا موجب حد اور حد کی شرعی تعریف تک نہیں آرہی تھی. راولپنڈی کا یہ مناظرہ ان کی علمی

www.owaislam.com

واخلاقی موت تھا. اس مناظرہ کے بعد انکے علماء تو سخت شرمسار ہوئے لیکن جاہل مجہول دوکانداروں کے نام سے پمفلٹ شائع ہونے شروع ہوئے ایسے ہی اشتہارات کی ایک کڑی یہ خط بھی ہے.

چونکہ راولپنڈی کے مناظرہ میں لامذہب اسی بات پر سخت پریشان تھے کہ ہمارے مناظر نے پیش کردہ مسائل فقہ کے خلاف کوئی آیت یا حدیث پیش نہیں کی .اسی لئے خالد حمید نے اس خط میں اس کمی کو پورا کرنے کی کوشش کی لیکن راولپنڈی میں پیش کردہ عبارات کے خلاف صریح آیت یا صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کرنے سے وہ اب بھی ایسے ہی ناکام رہے ہیں جیسے ان کا مناظر ناکام رہا تھا. البتہ ان مسائل سے پہلے چار نئے مسائل لکھے ہیں جن کو بزعم خود اس نے قرآن و حدیث کے خلاف ثابت کرنے کی کوشش کی ہے.

حنفی فقہ کے بارے میں لامذہب یہ دعوی رکھتے ہیں کہ اس کے تمام مفتی بہا مسائل قرآن پاک کی صریح آیات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح صریح غیر معارض احادیث کے خلاف ہیں. ہم نے پورے ملک میں ان کے اس چیلنج کو قبول کر لیا اور انہیں کہا کہ ہم فقہ کی کتاب لے کر بیٹھتے ہیں اور بالترتیب فقہ کے مسائل پڑھتے جائیں گے آپ بالترتیب ہر ہر مسئلہ کے خلاف ایک ایک صریح آیات یا ایک ایک صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کرتے جائیں . حدیث کی صحت وضعف یا کسی بات میں بھی آپ کسی غیر معصوم امتی کا قول پیش نہیں کر سکیں گے لیکن اس صحیح طریق فیصلہ پر لامذہب نہ آئے ہیں نہ قیامت تک آسکتے ہیں. کیونکہ اس طرح فقہ کی کتاب کے ایک صفحہ میں ہی ان کا علمی دیوالیہ نکل جاتا ہے کیونکہ فقہ حنفی کے مسائل تقریبا 1290000 بارہ لاکھ نوے ہزار ہیں اور یہ لوگ ہر ہر مسئلہ کے خلاف ایک ایک حدیث بھی پیش کریں تو انہیں تقریبا 1290000 باسند اور صحیح احادیث پیش کرنا پڑیں گی اس لئے لامذہب غیر مقلد مناظر زہر کا پیالہ پی کر خودکشی کی حرام موت تو مر سکتا ہے مگر اس طریق فیصلہ پر نہیں آسکتا. آزمائش شرط ہے

اجتہادی مسائل کے بارے میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ

حضرت عمرو بن العاص اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں کہ .

الحدیث: اذا حکم الحاکم فاجتہد فاصاب فلہ اجران و اذاحکم فاجتہد ثم اخطأ فلہ اجر. بخاری ص92 ج 2

جب حاکم اجتہاد سے فیصلہ کرے اور صحیح فیصلہ پر پہنچ جائے تو اس کو دو اجر ملتے ہیں اور اگر حاکم اجتہاد سے فیصلہ کرے اور خطاء ہو جائے تو ایک اجر کا مستحق ہے،اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ مجتہد معصوم تو نہیں ہوتا کیونکہ اجتہاد میں خطاء کا احتمال بھی ہے مگر وہ مطعون بھی نہیں ہوتا کہ اس پر زبان طعن دراز کی جائے بلکہ مجتہد کے لئے ہر حال میں اجر موجود ہے خواہ دو اجر کا مستحق ہو یا ایک اجر

www.owaisiislam.com

کا، تو خدا جس کو اجر دے رہا ہے اس پر طعن کرنے والا اپنا ہی نقصان کرتا ہے. مجتہد کا ذرا بھر بھی نقصان نہیں بلکہ نااہل کی طرف سے اس پر طعن مزید بلندی درجات کا موجب ہوتا ہے.

جناب من ! جب مجتہد اجتہاد سے فیصلہ دیتا ہے تو اس اجتہادی فیصلے کو تسلیم کرنے والا اس کا مقلد کہلاتا ہے اور جو شخص نہ خود حاکم مجتہد ہو نہ اس کے فیصلے کو تسلیم کرے اسے .. عرف عام میں باغی. کہا جاتا ہے آپ جیسے نااہل کو تو مجتہد سے بغاوت کی بھی اجازت. کتاب وسنت . میں موجود نہیں چہ جائیکہ آپ اپنے آپکو مجتہدین کا جج سمجھ لے.

اگر آپ واقع حدیث رسول صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتے ہوتے تو آپ کا فرض تھا کہ. رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کو تسلیم کر کے خط میں یہ لکھتے کہ سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ جو .. باجماع امت مجتہد.. ہیں ان کے اجتہادی مسائل کی تعداد 12.90.000 بارہ لاکھ نوے ہزار ہے جن میں سے میری ناقص رائے میں یہ نو 9 مسائل ایسے ہیں جن میں امام صاحب رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے خطاء ہوئی ہے اس لئے میری غیر معصوم اور ناقص رائے کے مطابق امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو 12.89.991 بارہ لاکھ نواسی ہزار نو سو اکیانوے مسائل میں دو 2 اجر ملے ہیں اور ان نو 9 مسائل میں ان کو ایک 1 اجر ملا ہے اور یہ حق بھی آپ کو اس وقت تھا کہ آپ خود اجتہاد کے اہل ہوتے ورنہ آپکو یہ حق بھی ہر گز نہیں تھا.

رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اور فیصلہ

حضرت عبادہ بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر کئی امور کے بارہ میں بیعت کی جن میں ایک یہ بات بھی تھی کہ. ان لا تنازع الامر اهله. یعنی. ہم کسی امر کے اہل سے جھگڑا نہیں کریں گے. نسائی شریف ج2 ص159. آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اصول کو ساری دنیا نے قبول کر لیا ہے اس لئے ساری دنیا کا اتفاق ہے کہ. جسٹس سے اختلاف رائے کا حق جسٹس کو ہے کسی نااہل ملزم کو یہ حق ہر گز نہیں. ڈاکٹر سے اختلاف رائے کا حق ڈاکٹر کو ہے کسی مریض کو نہیں کیونکہ وہ نااہل ہے محدث سے اختلاف رائے کا حق محدث کو ہے. حدیث کی کتاب کی صرف اردو خواندگی والے کو یہ حق نہیں کیونکہ وہ نااہل ہے. اسی طرح مجتہد سے اختلاف کا حق مجتہد کو تو ہے مگر کسی دوکاندار کو نہیں، اگر آپ ملکۂ اجتہاد نہ ہوتے ہوئے مجتہد اعظم سے منازعت کر رہے ہیں تو آپ. رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی نافرمان ہیں. حافظ صاحب اگر آپ کو یہ شوق ہے تو ایک مجلس مقرر کریں. ہم آپ کو کسی ڈاکٹر کے دس نسخے اور ڈاکٹری کی کتاب. کسی جسٹس کے دس فیصلے اور قانون کی کتاب. کسی انجینئر کے دس نقشے اور اس فن کی کتاب دینگے. آپ ڈاکٹر کی جو غلطیاں نکالے گے انکو ڈاکٹروں کے بینچ میں. جسٹس کی غلطیوں کو جسٹس صاحبان کے بینچ میں. انجینئر کے نقشوں کو انجینئروں کے بینچ میں رکھیں گے ہمارا کامل یقین ہے کہ تمام بورڈ ایک ہی متفقہ فیصلہ دیں گے کہ حافظ جی کو پاگل خانے بھیج دو . آزمائش شرط ہے .

www.owaisiislam.com

چیلنج

حافظ صاحب ! آپ کو تو اجتہاد کی ہوا بھی نہیں لگی، آپ اور آپ کی ساری جماعت مل کر قرآن کی صریح آیت یا کسی ایک ہی صحیح صریح غیر معارض حدیث سے اجتہاد کی جامع مانع تعریف اور مجتہد کی شرائط نہیں بتا سکتے، آپ کوشش کر دیکھیں سارا زور علم پوری جماعت مل کر صرف کرے قیامت تک عاجز اور بے بس رہو گے، ہاں ہم ادلہ اربعہ کو ماننے والے ہیں آپ ہم سے سوال کریں کہ ادلہ اربعہ شرعیہ میں سے کسی دلیل شرعی سے اجتہاد کی تعریف اور مجتہد کے شرائط بیان کرو ہم انشاءاللہ العزیز دس منٹ کے اندر اندر اس کا جواب دیں گے، جب آپ اجتہاد کی تعریف اور شرائط سے بھی جاہل ہیں تو آپ جیسے نااہل کا حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے مسائل اجتہادیہ میں منازعت کرنا حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان لا تنازع الامر اهله کی صریح مخالفت ہے.

چیلنج

عام طور پر لامذہب یہ کہا کرتے ہیں کہ ہم چاروں اماموں کے مسائل میں سے وہ مسئلہ لیتے ہیں جو قرآن و حدیث کے موافق ہو. یہ محض دروغ بے فروغ ہے. اگر آپ بھی اس غلط فہمی کے مریض ہیں تو آیئے ایک مجلس مقرر کریں ہم مختلف ابواب فقہ سے 100 مسائل آپ کے سامنے رکھیں گے اور مصری ٹائپ کی حدیث کی کتابیں اور غیر مترجم قرآن پاک دیں گے آپ پہلے ہر مسئلے میں چاروں اماموں کا مسلک بیان کریں گے پھر ہر امام کے دلائل بیان کریں گے اور پھر صحیح صریح غیر معارض حدیث سے ایک امام کے قول کو صحیح اور تین اماموں کے اقوال کو غلط ثابت کریں گے حافظ جی آپ تو خیر کس باغ کی مولی ہیں آپ کے بڑے بڑوں کا پتہ پانی ہو رہا ہے. ہم نے کئی سالوں سے چیلنج دے رکھا ہے لیکن آپ کی طرف سے موت کی سی خاموشی ہے اور انشاءاللہ صور اسرافیل تک یہی خاموشی رہے گی..

نوٹ ضروری: قرآن و حدیث اور فقہ میں مخالفت ثابت کرنے کے لئے تین باتیں ضروری ہے.

1) قرآن و حدیث کا پورا علم ہو

2) فقہ کے مسئلہ کو پورا اور صحیح سمجھا ہو

3) فقہاء نے اس کی کوئی دلیل بیان کی ہو تو اس کا جواب دے، کوئی بات قرآن کی صریح آیت یا صحیح صریح حدیث کے علاوہ نہ کرے.

رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اور فیصلہ

www.owaislam.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کو بنو قریظہ کی طرف بھیجا اور بڑی تاکید سے فرمایا لا یصلن احدکم العصر الا فی بنی قریظۃ بخاری ص 591 ج 2

یعنی ہر گز کوئی شخص عصر کی نماز نہ پڑھے مگر بنو قریظہ میں. یہ حدیث صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی جو ان کے حق میں قطعی الثبوت بھی تھی اور قطعی دلالت بھی مگر جب راستہ میں نماز عصر کا آخری وقت آگیا تو بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے راستہ میں نماز پڑھ لی اور بعض نے قضا کر کے بنو قریظہ میں جا کر پڑھی . آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی پر اعتراض نہ کیا. بخاری ج2 ص591

حافظ ابن القیم رحمۃ اللہ تعالی علیہ وغیرہ علماء فرماتے ہیں کہ بظاہر یہاں قرآن وحدیث میں تعارض ہو گیا تھا. قران کہتا ہے کہ ان الصلوۃ کانت علی المومنین کتابا موقوتا. ایک فریق نے سوچا کہ نماز کے وقت اسی لئے مقرر ہیں کہ نماز وقت کے اندر پڑھی جائے اس لئے انہوں نے قرآن پاک کے قاعدہ کے موافق نماز وقت میں ادا کر لی اور حدیث میں تاویل کی کہ حضرت کا مقصد نماز قضا کروانا نہ تھا بلکہ یہ مقصد تھا کہ اتنی جلدی کرو کہ عصر کے وقت میں ہی بنو قریظہ پہنچ جاؤ. دوسرے فریق نے قرآن کی آیت میں تاویل کی یہ اصول برحق مگر آج کی نماز کو حضرت نے اس سے مستثنی فرمادیا ہے. حافظ ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں جنہوں نے راستہ میں نماز پڑھی تھی ان کو دو اجر ملے اور جنہوں نے قضا کر کے پڑھی تھی انکو ایک ملا. زاد المعاد ج2 ص 71

اب دیکھئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اس اجتہادی اختلاف پر نہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک جماعت نے قرآن کی مخالفت کی دوسری جماعت نے صحیح صریح حدیث کی مخالفت کی اور نہ ہی صحابہ رضی اللہ عنہم کی دونوں جماعتوں نے ایک دوسرے کو مخالف قرآن اور مخالف حدیث کہا.

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس مسئلہ میں دلائل شرعیہ متعارض ہو وہاں مجتہدین کو یہ حق ہے کہ وہ ایک پہلو کو اختیار کریں مگر یہ حق مجتہدین کو بھی نہیں کہ اپنے مد مقابل کو قرآن یا حدیث کا مخالف کہے چہ جائیکہ جناب جیسے نااہل مجتہدین کا منہ چڑائیں.

قیام حشر کیوں نہ ہوں اک کلچڑی گنجی
کرے ہے حضور بلبل بستان نوا سنجی

ایسے موقع پر دوسرے کو قرآن وحدیث کا مخالف کہنا خود حدیث صحیح متفق علیہ کی صریح مخالفت ہے.

حافظ صاحب لکھتے ہیں میرے ایک دوست نے مجھے یہ بتا کر ورطہ حیرت میں ڈال دیا کہ فقہ حنفی کے بہت سے مسائل آیات قرآنی کے خلاف ہیں پھر 3 مسائل ذکر کئے 1290000/3 مخالف القرآن کہا. اور ان گنت مسائل صحیح اور صریح احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے متصادم ہیں پھر ایک مسئلہ بیان کیا ہے 1290000/1 مخالف القرآن کہا پھر پانچ 5 وہ مسائل لکھے ہیں جو

www.owaisiislam.com

26 جنوری 1984ء کو راولپنڈی کے مناظرہ میں زیر بحث آئے لیکن نہ مناظرہ میں ان مسائل کے خلاف کوئی صریح آیت یا صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کر سکے تھے نہ کر سکے ہیں اب بالترتیب ان مسائل کو دیکھئے.

نمبر 1 : مدت رضاعت

مدت رضاعت قرآن میں دو سال مقرر کی گئی ہے ...البقرہ... لیکن حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک مدت اڑھائی سال ہے ہدایہ ص350 ج2 حافظ صاحب نے اس ایک سطر میں پانچ 5 بددیانتیاں کی ہیں جنکی مثال ہمیں پادری P.FANDER کے لٹریچر میں بھی نہ ملی.

حافظ جی کو فقہ نہیں آتی

حق تعالی کا قانون ہے کہ بندہ جس نعمت کی ناشکری کرے وہ نعمت خدا اس سے چھین لیتا ہے. لامذہب غیر مقلدین نے فقہ کے خلاف زبان طعن دراز کی خدا نے یہ نعمت ان سے چھین لی. حافظ جی تو کیا ان کے بڑے بڑے علماء اس سے محروم ہیں. ان کے بڑے بڑے مدارس میں دیکھو تو ہدایہ پڑھانے کیلیئے حنفی مدرسین رکھتے ہیں.

نفس مسئلہ صاحب ہدایہ نے یہاں دو قسم کی عورتوں کا ذکر فرمایا ہے اور وہ دو قسم کی مدت بیان کر کے دونوں قسموں کو قرآن و حدیث سے ثابت کیا ہے.

1 پہلی قسم

وہ عورت جو خاوند کے نکاح میں ہے اور بغیر اجرت کے لئے بچے کو دودھ پلا رہی ہے اس بچے کی مدت رضاعت اڑھائی سال بیان کی ہے اور دلیل میں قرآن پاک کی آیت پیش فرمائی ہے. وحمله وفصاله ثلاثون شهرا. سورۃ الاحقاف. اٹھانا بچے کو اور دودھ چھڑانا اس کا تیس 30 ماہ اڑھائی سال میں اس آیت میں حمل کے دو معنی ہو سکتے ہیں پیٹ میں اٹھانا یا گود میں اٹھانا اگر یہاں پیٹ میں اٹھانا مراد ہو تو صاحب ہدایہ فرماتے ہیں کہ حمل کی زیادہ سے زیادہ مدت بھی اڑھائی سال اور دودھ چھڑانے کی زیادہ سے زیادہ مدت بھی. اڑھائی سال ہوئی جیسے کوئی شخص کہے فلاں شخص کے ذمہ ایک ہزار روپیہ اور پانچ بوری گندم اڑھائی سال کے اندر ادا کرنا ہے تو ایک ہزار روپیہ کیلیئے بھی ایک اڑھائی سال پانچ بوری گندم کے لئے بھی اڑھائی سال ہوں گے کوئی یہ نہ کہے گا کہ چونکہ دو چیزوں کا بیان ہے اس لئے سوا سال ہزار روپیہ کی اور سوا سال پانچ 5 بوری گندم کی اور مجموعہ اڑھائی سال ہے ہدایہ مع عنایہ. اگر کوئی شخص یہاں حمل کا معنی پیٹ میں اٹھانے کا لے اور اڑھائی سال دونوں کی مجموعی مدت قرار دے تو وہ یہ بتائے کہ جو بچہ چھ ماہ ماں کے پیٹ میں رہا وہ تو دو سال دودھ پیئے گا جو 9 ماہ پیٹ میں رہا وہ پونے دو سال جو ڈیڑھ سال ماں کے پیٹ میں رہا وہ ایک سال دودھ پیئے اور جو دو

www.ownislam.com

سال ماں کے پیٹ میں رہے وہ چھ ماہ دودھ پیئے اور بعض کے نزدیک تو حمل چار سال تک بھی رہ سکتا ہے تو ایسے بچے پر تو ایک قطرہ دودھ بھی حرام ہو گا اسلئے آسان مطلب یہ ہے کہ حمل سے گود میں اٹھانا مراد لیا جائے تو آیت کا معنی ہو گا اور گود میں اٹھانا اور دودھ چھڑانا اس کا تیس 30 ماہ یعنی اڑھائی سال میں.

تفسیر احکام القرآن ص 391 ج 1 تحت اشراف مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ

2 دوسری قسم

دوسری قسم وہ عورت ہے جس کو خاوند نے طلاق دیدی ہے اور وہ اب بچے کو اجرت پر دودھ پلا رہی ہے اس میں مرد . عورت اور بچے تینوں کے حقوق کو مد نظر رکھ کر دو سال مدت رضاعت کی اجرت لینے کا حق دیا ہے اور اس پر صاحب ہدایہ سورۃ البقرہ والی آیت اور حدیث لا ارضاع بعد الحولین پیش فرما رہے ہیں چناچہ اللہ تعالی ان عورتوں کا ذکر فرماتے ہوئے جن کو طلاق مل چکی ہے اور وہ اجرت پر دودھ پلا رہی ہیں. فرماتے ہیں. والوالدات یرضعن اولادھن حولین کاملین لمن اراد ان یتم الرضاعة و علی المولود له رزقھن وکسوتہن بالمعروف سورۃ البقرہ 233 اور اجرت پر دودھ پلانے والی مائیں اپنی اولاد کو دودھ پلائیں پورے دو سال اس خاوند کے لئے جو اجرت والی مدت رضاعت کو پورا کرنا چاہے اور والد پر ضروری ہے کہ ان دو سالوں میں اس عورت کو نان و نفقہ دے رواج کے موافق. اسکے بعد اللہ تعالی فرماتے ہیں پھر دو سال کے بعد اگر فان اراد افصالا اگر وہ دونوں دودھ چھڑانے کا ارادہ کریں عن تراض منہما و تشاور باہمی رضامندی اور مشورہ سے تو فلا جناح علیہما تو ان پر کوئی گناہ نہیں فان ارادا فصالا عن تراض فان ذکر بحرف الفاء بالتراضی ولو کان الرضاع بعدہ حراما یعلق به لانه لا اثر للتراضی فی ازالة المحرم شرعا. عنایہ علی الہدایہ ص 350 حاشیہ نمبر 14 اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ آیت فان ارادا افصالا کی تفسیر میں فرماتے ہیں . قبل الحولین او بعد الحولین تفسیر ابن جریر بسند حسن ص 302 ج 2 یعنی دو سال سے پہلے چھڑانا چاہیں یا دو سال کے بعد اور حضرت عطاء رحمہ اللہ بھی اس آیت کی تفسیر میں یہی فرماتے ہیں اگر چاہے تو دو سال سے زیادہ پلائے . تفسیر ابن جریر ص 302 ج 2

حافظ صاحب کی بد دیانتیاں

اب دیکھئے حافظ صاحب نے دو بد دیانتیاں تو قرآن کے ساتھ کیں. اڑھائی سال والی آیت کا سرے سے انکار کر دیا . دو سال والی آیت میں ایک بد دیانتی تو یہ کی کہ یہ نہ بتایا وہ مطلقہ عورتوں کے بارہ میں ہے جو اجرت پر دودھ پلائیں دوسری بد دیانتی یہ کی کہ اس کے بعد آیت فان ارادا فصالا کی طرف اشارہ تک بھی نہیں کیا اور 3 بد دیانتیاں ہدایہ کے ساتھ کیں صاحب ہدایہ نے اڑھائی سال کی دو

www.pwnislam.com

دلیلیں بیان کی تھی. ایک قرآنی اور ایک عقلی دونوں میں سے کسی کا نام تک نہ لیا اور دو سال والی آیت کا مطلب جو صاحب ہدایہ نے بیان کیا تھا اس کا ذکر تک نہ کیا.

ان چھ کے علاوہ ساتویں بددیانتی یہ کی کہ ان کے مذہب میں داڑھی والے بوڑھے کو بھی پستان نوشی کی اجازت ہے. عرف الجادی، نزل الابرار.. جو قرآن کی دونوں آیتوں کے خلاف ہے یہاں حافظ صاحب ایسے خاموش ہوئے کہ ان پر گونگے شیطان ہونے کا یقین ہونے لگا ورنہ وہ چیخ اٹھتے کہ کیا قیامت آگئیے کہ حدیث حدیث کا نام لے کر قرآن پاک کی کھلم کھلا مخالفت کی جارہی ہے اور آٹھویں بددیانتی یہ کی کہ حنفی مذہب کے مفتی بہ قول کی وضاحت نہ کی، احناف کو کسی بات پر ضد نہیں ہے، امام صاحب رحمہ اللہ اڑھائی سال کے قائل ہیں اور صاحبین دو سال کے اس لئے احناف ان میں تطبیق اس طرح دیتے ہیں کہ دودھ پلانے میں دو سال کی مدت پر اتفاق ہے کہ دودھ حلال ہے . چھ ماہ میں اختلاف ہے . جہاں حرام حلال میں تعارض ہو تو اسے چھوڑ دینا چاہئے تو دودھ پلانے میں فتوی دو سال پر مناسب ہے تاکہ مشکوک دودھ جو خلاف تقوی ہے اس سے پرہیز ہو جائے . دوسری طرف اگر کسی بچے نے عورت کا دودھ دو سال کے بعد اڑھائی سال کے اندر پی لیا تو وہ اسکی رضاعی ماں بنے گی یا نہیں؟ اڑھائی سال والے فتوے پر ماں بنے گی اور دو سال والے قول پر ماں نہیں بنے گی. اب اس عورت اور اسکی بیٹیوں سے نکاح کے جائز ناجائز ہونے کا سوال اٹھے گا تو احتیاط اسی میں ہے کہ اڑھائی سال والے قول پر فتوی دے کر حرمت مان لی جائے ایسا نہ ہو کہ ساری عمر حرام میں مبتلا رہے اور یہ بات بھی حدیث کے عین موافق ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال واضح ہے اور حرام واضح ہے اور ان دو کے درمیان کچھ متشابہات ہیں ان سے بچو. اب دیکھو کہ حافظ صاحب نے فقہ کے ایک مسئلہ کو قرآن کے خلاف ثابت کرنے کے لئے آٹھ بددیانتیاں کیں جسکی مثال ماسٹر رام چندر کے ہاں بھی نہیں ملتی اور یہ بات تو صاف سمجھ میں آگئی کہ حافظ صاحب کو نہ قرآن آتا ہے اور نہ فقہ آتی ہے وہ جاہل مرکب ہیں.

مشرک کا حرم پاک میں داخلہ

سوال سورۃ توبہ میں ہے کہ مشرک حرم پاک کے قریب نہ پھٹکیں اور ہدایہ میں ہے کہ اہل ذمہ کے داخلہ میں کوئی مضائقہ نہیں.

جواب ہم تو پہلے ہی بتا چکے ہیں کہ حافظ صاحب کو نہ قرآن آتا ہے اور نہ ہی فقہ آتی ہے. قرآن پاک میں دو آیت ہیں.

1اولئک ماکان لھم ان یدخلوھا الا خائفین لھم فی الدنیا خزی و لھم فی الاخرۃ عذاب عظیم.
البقرۃ =ع 14

www.owaislam.com

ان کو نہیں چاہیئے تھا کہ ان مساجد میں داخل ہوں مگر ڈرتے ہوئے،ان کے لئے دنیا میں رسوائی .. جزیہ دینے کی ..اور آخرت میں عذاب ہے بڑا . علامہ آلوسی رحمۃاللہ تعالی علیہ روح المعانی میں فرماتے ہیں کہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃاللہ تعالی علیہ نے اسی آیت سے ثابت کیا ہے کہ اہل ذمہ کا مساجد میں داخل ہونے میں کوئی مضائقہ نہیں جب کہ وہ مغلوب و مقہور ہوں.

2آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے 9ھ میں حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے اعلانکروایا جو خدا کی طرف سے تھا. یایھا الذین امنو انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامھم ھذا و ان خفتم علیة فسوف یغنیکم اللہ. التوبہ . ع 4

اے ایمان والو !!! مشرک .اعتقاداً. ناپاک ہیں .اور چونکہ اعتقادی ناپاکوں کی کوئی عبادت قبول نہیں اس لئی وہ حج کے لئے .. مسجد حرام کے قریب بھی نہ پھٹکیں اس سال کے بعد ..سال کا لفظ اس لئے فرمایا کہ حج کے لئے آنا سال کے بعد ہوتا ہی ہوتا ہے... اور اگر تمھیں اے مسلمانوں !! مفلسی کا اندیشہ ہو ...کیونکہ حج کے موقع پر کافر تاجر بھی سامان لاتے اور اسی تجارت سے روزی کا سامان بنتا ہے تو اس کی پرواہ نہ کرو کہ اگر وہ حج کے لئے نہ آئیں گے تو تجارت ختم ہو جائے گی جو اقتصادیات کے جان ہے.اللہ تعالی تمھیں غنی فرمادیں گے.

چناچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب یہ آیت سنائی تو حج کے اتنے بڑے مجمع میں یہی اعلان فرمایاالا لا یحج بعد عامنا ھذا مشرک .روح المعانی ص 77ج 10. کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج کے لئے نہ آئے،معلوم ہوا کہ اس آیت کا مقصد حج و عمرہ سے مشرکین کو روکنا ہے،آیت کا یہی مطلب صراحۃ ہدایہ میں مذکور ہے فرماتے ہیں. والآیة محمولة علی الحضور استیلاء و استیلاء او طائفین عراة کما کانت عادتھم فی الجاھلیة. ھدایہ ص 472 ج 4.یعنی اس آیت سورۃالتوبہ کا مطلب یہ ہے کہ وہ غلبہ وبلندی کے ساتھ اتراتے ہوئے حرم میں داخل نہ ہوں یا حج کے لئے ننگے طواف کرتے ہوئے داخل نہ ہوں جیسا کہ جاہلیت میں ان کی عادت تھی. دیکھئے احناف نے اس آیت کا انکار نہیں کیا بلکہ اس کا وہی مطلب بیان کیا جو آیت کے سیاق وسباق سے ظاہر ہے اور جس کا اعلان حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نزول آیت کے وقت مجمع حج میں فرمایا تھا.

رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز عمل

اس آیت سورۃالتوبہ کے نازل ہونے کے بعد وفد ثقیف حاضر ہوااور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مسجد میں ٹھرایا.ابوداؤد کتاب الخراج باب خبر الطائف ص 72ج 2. طبرانی میں ہے کہ فضرب لھم قبة فی المسجد ان کے لئے مسجد میں قبہ لگایا گیا . نصب الرایہ ج 4ص 270. اور مراسیل ابوداؤد میں حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جب اس وفد کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں ٹھرایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا آپ ان کو مسجد میں اتار رہے ہیں حالانکہ وہ مشرک ہیں تو آپ

www.owaislam.com

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمین نجس نہیں ہوتی ہے. بے شک ابن آدم نجس ہوتا. نصب الرایہ ج4 ص 270 اس حدیث سے بھی پتہ چلا کہ مشرک کی نجاست دخول مسجد سے مانع نہیں ہے

آیت کی تفسیر نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے

حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سال کے بعد کوئی مشرک مسجد حرام کے قریب نہ جائے ہاں مگر کوئی غلام یا لونڈی جو کسی حاجت کے لئے جائیں.

احکام القرآن ص 89 ج3

صحابی رضی اللہ عنہ سے تفسیر

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بے شک مشرک نجس ہیں وہ اس سال کے بعد مسجد حرام کے قریب نہ جائیں مگر کوئی غلام یا اہل ذمہ میں سے

تفسیر ابن جریر ص 76 ج 10

تابعی رحمہ اللہ سے تفسیر

تابعی حضرت قتادہ رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں اس سال کے بعد کوئی مشرک مسجد حرام کے پاس نہ جائے مگر کوئی مشرک جو کسی مسلمان کا غلام ہو یا جزیہ دینے والا ذمی ہو.

تفسیر ابن جریر ص 72 ج 10

دور فاروقی میں نصرانی کا حرم میں داخلہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں ایک عیسائی بغرض تجارت آیا تو اس سے عشر لیا گیا وہ دوبارہ آیا تو پھر اس سے عشر کا مطالبہ کیا گیا اس نے عشر دینے سے انکار کیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا جو اس وقت مکہ مکرمہ حرم پاک میں تھے اور خطبہ میں فرما رہے تھے ان اللہ جعل البیت مثابة للناس اس عیسائی نے کہا امیر المومنین زیاد بن حدیر مجھ سے بار بار عشر مانگتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا عشر سال میں تیرے مال پر صرف ایک دفعہ ہے

کتاب الخراج امام ابو یوسف رحمہ اللہ ص 162

www.ownislam.com

اب اگر امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمادیا کہ لا بأس بان یدخل هل الذمة المسجد الحرام ھدایہ ص 472ج 4 تو یہ قرآن کی آیت یدخلوها خائفین کے موافق ہے. اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کے موافق ہے. اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم . صحابی رضی اللہ عنہ وتابعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ داخلہ آیت توبہ کے خلاف نہیں. حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں مجمع عام میں نصرانی حرم پاک میں داخل ہوا کسی ایک شخص نے بھی اٹھ کر آیت ... انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام پڑھ کر نہ سنائی، معلوم ہو گیا کہ ان سب صحابہ رضی اللہ عنھم وتابعین رحمہ اللہ کے نزدیک بھی کسی ذمی کا وقتی طور پر مسجد الحرام میں داخلہ کسی آیت یا حدیث کے خلاف نہ تھا.

الغرض حافظ صاحب نے اس اعتراض میں کئی بد دیانتیاں کیں

1 آیت یدخلوها خائفین کا انکار کرنا پڑا

2 سورۃ التوبہ کی آدھی آیت کا ترجمہ کیا باقی چھوڑ دیا تاکہ سیاق وسباق کا پتہ نہ چلے

3 سورۃ التوبہ کی آیت کی تفسیر میں ذمی کو داخل کر کے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم . صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اور تابعین رحمھم اللہ کی مخالفت کی

4 اس آیت کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو اعلان فرمایا تھا اس کو چھپایا

5 صاحب ہدایہ نے مسئلہ کی دلیل میں وفد ثقیف والی حدیث بیان کی تھی اس کا نام تک نہ لیا

6 صاحب ہدایہ نے آیت التوبہ کا جو صحیح محمل بیان فرمایا تھا اس کا ذکر تک نہ کیا.

ڈیڑھ سطر یعنی 1.5 لائن میں 6 بد عنوانیاں ہیں جن میں نہ قرآن کو معاف کیا نہ صاحب قرآن کو نہ فقہ کو، اس کی مثال قادیانی لٹریچر میں ملنی بھی محال ہے، حافظ صاحب فقہ کے بغض میں وہ بے ایمانیاں کرتے ہیں کہ قادیانی ریکارڈ بھی توڑ ڈالا.

قل موتو بغیظکم

کہدیجیئے تم مرو اپنے غصے میں

کافر کو عبادت کیلئے مکان کرایہ پر دینا

قال ومن آجر بیتا لیتخذ وفیه بیت نار او کنیسة او بیعة او یباع فیه الخمر بالسواد فلا بأس به وقالا لاینبغی ان یکریه لشیء من ذلک لانه اعانة علی المعصیة وله ان الاجارة ترد علی منفعة البیت ولهذا تجب الاجرة بمجرد التسلیم ولا معصیة فیه وانما امعصیة

www.owaisiislam.com

بفعل المستأجر وھو مختار فیہ فقطع نسبتہ عنہ وانما قیدہ بالسواد لانھم لایمکنون من اتخاذ البیع والکنائس واظھار بیع الخمور والخنازیر فی الامصار لظھور شعائر الاسلام فیھا قالوا ھذا فی سواد الکوفۃ لان غالب اھلھا اھل الذمۃ فاما فی سوادنا فاعلام الاسلام ظاھرۃ فیھا فلا یمکنون فیھا ایضا وھو الاصح

ھدایہ ص 470 ج 4

صاحب ہدایہ نے تین صورتیں مسئلہ ذکر فرمائی

1 ایک مسلمان کا مکان کسی شہر میں ہے جہاں شعائر اسلام یعنی جمعہ، جماعت، عید، اقامت حدود جاری ہیں وہاں کسی مسلمان کو وہ مکان ایسے لوگوں کو کرایہ پر دینے کی اجازت نہیں اس لئے نہیں، کہ یہ ان کے ساتھ تعاون ہے بلکہ اس لئے بھی کہ اس میں شعائر اسلام کا استخفاف ہے

2 کسی مسلمان کا مکان ایسے گاؤں میں ہے جس میں مسلمان بھی آباد ہیں اور اذان جماعت وغیرہ شعائر اسلام ادا ہوتے ہیں وہاں بھی مکان ان کو کرایہ پر دینا جائز نہیں کیونکہ شعائر اسلام ظاہر ہیں

3 کسی مسلمان کا مکان ایسے گاؤں میں ہے جہاں اکثریت اہل ذمہ کی ہے اور شعائر اسلام کا ظہور نہیں جمعہ یا جماعت بھی نہیں ہوتی ایسے گاؤں میں وہ پہلے ہی غالب ہیں اس لئے ان کو کرایہ پر مکان دینے میں نہ تو شعائر اسلام کا استخفاف ہے اور نہ ہی تعاون ہے پس کوئی وجہ حرمت کی نہیں عدم تعاون کی دلیل صاحب ہدایہ نے یہ ذکر کی ہے کہ کرایہ پر تو مکان اس لئے دیا جاتا ہے کہ کرایہ پر لینے والا اس مکان سے منفعت حاصل کرے اگر مکان خالی ہی رہے تو بھی کرایہ اس کے ذمہ واجب ہوتا ہے، معلوم ہوا کہ کرایہ پر دینے کا عمل یہاں تک ہی ہے اس کے بعد جو گناہ ہے وہ کرایہ پر لینے والے کا ہے جس میں وہ مختار ہے مکان والے کی طرف سے کوئی زبردستی نہیں. اس لئے اس گناہ میں مکان والے کا کوئی تعاون نہیں. یہ ایسا ہی ہے کہ ایک شخص نے لونڈی فروخت کی خریدار نے بغیر استبراء اس سے صحبت کی تو اس میں بیچنے والے کو کوئی گناہ نہیں یا کسی نے غلام فروخت کیا خریدار نے اس غلام سے اغلام بازی کی تو اس گناہ میں بیچنے والا ہرگز شریک نہیں،

حافظ صاحب یہ تو ظاہر ہے کہ کوئی مسلمان کسی کافر کو رہائش کے لئے مکان دے تو اس میں کوئی مذائقہ نہیں مگر وہ کافر اس مکان میں اپنے طرز پر عبادت بھی کرے گا، آتش پرست آگ کی پوجا کرے گا، صلیب پرست صلیب کی، بت پرست بت کی تو کیا آپ کرایہ پر دینے والوں کو اس کا معاون سمجھیں گے؟ کسی کرایہ دار نے کرایہ کے مکان میں زنا کیا، شراب پی، یا قتل ناحق کیا تو کیا مالک مکان پر آپ حدود جاری کرائیں گے. آپ نے جو قرآن کی آیت پیش کی نہ اس کا ترجمہ نہ اس کا رد، نہ اس کا شان نزول، یہ مسئلہ نہ کسی حدیث

www.owaisiam.com

صحیح سے ثابت کہ دوسرے کے فعل مختار میں مالک مکان ہوتا ہے، محض بے موقع آیت پڑھی اور مفت کا گناہ کمایا . معلوم ہو گیا کہ آپ کو نہ قرآن آتا ہے نہ فقہ.

نہ ہوئے علم سے واقف نہ دین حق کو پہچانا
پہن کر جبہ و شملہ کہلانے لگے مولانا

شیرۂ انگور] مثلث[

قرآن پاک میں پڑھا ہے کہ جب ملأ اعلی کی میٹنگ ہوتی ہے تو شیطان پوری میٹنگ میں سے ایک آدھ بات اچک لیتا ہے پھر اس کے ساتھ بفرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہ جھوٹ ملا کر پھیلاتا ہے یہی طرز عمل فقہ کے ساتھ لامذہبیوں کا ہے، ہدایہ میں مسئلہ یہ ہے کہ شیرۂ انگور کو اگر اتنا پکایا جائے کہ اس میں شدت آجائے تو حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک حلال ہے. ہاں اگر شیرہ کو اتنا پکایا جائے کہ اس کی دو تہائی جل جائے اور ایک تہائی باقی رہ جائے تو وہ ہر گز حلال نہیں.

ہدایہ ج 4ص 495.494. یہ مسئلہ اس وقت ہے جب کوئی ضرورت شدیدہ لاحق ہو. مثال یا مثلاً ایک شخص اتنا کمزور ہو گیا ہے کہ وہ فرض عبادت بھی ادا نہیں کر سکتا اور اس کے پینے سے اس میں طاقت آتی ہے اور وہ عبادت کر سکتا ہے. تو عبادت پر طاقت حاصل کرنے کے لئے پی سکتا ہے ورنہ اگر لہو و طرب مقصود ہو تو بالاتفاق حلال نہیں.

ہدایہ ج 4ص 494.

1 حافظ صاحب نے پہلے تو ہدایہ کی عبارت کا ترجمہ غلط کیا اشتد کا ترجمہ نشہ کیا جو غلط ہے اگر حافظ صاحب کے نزدیک یہ ترجمہ صحیح ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو نبیذ پیتے تھے اس کے بارہ میں لفظ ہے فکان اشد النبیذ طحاوی ج 2ص 395. کیا یہاں بھی وہ یہی ترجمہ کریں گے کہ بہت نشہ آور نبیذ پیتے تھے.

2 حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک لہو و طرب کے لئے حرام ہے اس کا ذکر تک حافظ نے نہ کیا اور ضرورت کے حکم کو حکم عام بنا کر پیش کر دیا جیسے بوقت ضرورت شدیدہ مردار کھانے کا جواز قرآن میں ہے اب کوئی اس کو عام حکم بنا کر پیش کرے تو کتنا بڑا جھوٹ ہے.

www.owaisiislam.com

3 اس مسئلہ کے خلاف کوئی صریح حدیث حافظ صاحب پیش نہیں کر سکے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہو کہ شیرۂ انگور کو پکایا جائے اگر دو ثلث جل جائے ایک ثلث رہ جائے تو بھی بوقت ضرورت حرام ہے ایسی کوئی حدیث ہو تو حافظ صاحب پیش کریں.

4 حضرت عمر، حضرت ابو عبیدہ بن الجراح اور حضرت معاذ رضی اللہ عنھم طلاء مثلث کو جائز کہتے تھے.

صحیح بخاری ج 2 ص 838.

5 حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ اور حضرت حجیفہ رضی اللہ عنہ تو نصف جل جانے کے بعد بھی پی لیتے تھے.

صحیح بخاری ج 2 ص 838.

6 حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ الخمر شراب میں مچھلی ڈال کر دھوپ میں رکھ دیتے پھر فرماتے کہ مچھلی نے شراب کو ذبح کر دیا ہے

صحیح بخاری ج 2 ص 826.

7 حضرت محمود بن لبید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ملک شام تشریف لے گئے وہاں کے لوگوں نے شکایت کی کہ ہمارے علاقہ میں ایک وبا ہے جو فلاں چیز پینے کے بغیر نہیں جاتی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شہد استعمال کرو انہوں نے کہا کہ شہد سے ٹھیک نہیں ہوتی تو انہوں نے اس کو پکایا یہاں تک کہ دو تہائی جل گیا اور ایک تہائی باقی رہا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو چکھا فرمایا یہ تو طلاء کی مثل ہے پھر ان کو پینے کی اجازت دی.

موطا امام مالک ص 358

دیکھئے بوقت ضرورت مثلث پینے کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت دے دی اور اس قسم کے مشروبات کا پینا حضرت عمر، حضرت علی، حضرت ابو عبیدہ، حضرت معاذ، حضرت براء وغیرہ جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنھم سے ثابت ہے. کیا اب حافظ صاحب ۔معاذاللہ اب احناف کی ضد میں ان صحابہ رضی اللہ عنھم کو بھی ؟منکر حدیث اور شرابی کہیں گے ۔معاذاللہ؟ حافظ صاحب یاد رکھیں اس مثلث کی حرمت کے فتوی سے کئی صحابہ رضی اللہ عنھم کا فاسق ہونا۔معاذاللہ لازم آتا ہے.؟

غیر مقلدین المعروف اہلحدیث حضرات کے لئے لمحہ فکریہ

اجرت دے کر زنا کرے تو حد نہیں... حد اور تعزیر کا فرق

www.ownislam.com

حافظ صاحب نے یہ مسئلہ اجمالاً نقل کر دیا ہے نہ اس مسئلہ کی سمجھ ہے اور نہ ہی دوسرے لامذہبیوں کو، وہ یہ مسئلہ بیان کر کے کبھی تو کہا کرتے ہیں کہ یہ فعل احناف کے ہاں گناہ نہیں بالکل جائز ہے، کبھی کہا کرتے ہیں کہ حد نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان پر کسی قسم کی سزا نہیں حالانکہ یہ محض فریب ہے.

اسلام میں جو کا گناہ کبیرہ ہیں ان پر شرعی سزا دی جاتی ہے. اس سزا کی دو قسمیں ہیں ایک حد دوسری تعزیر، حد وہ سزا ہے جو نص قطعی یا اجماع قطعی سے مقرر ہو اس میں کمی بیشی کا اختیار کسی کو نہیں، یہ حدود قیاس و اجتہاد سے ثابت نہیں ہوتیں اور بنص حدیث شبہات سے ساقط ہو جاتی ہیں.

دوسری قسم کی سزا تعزیر ہے جو ہر اس گناہ پر لگائی جاتی ہے جس میں شرعی حد ثابت نہ ہو یا شبہ کی وجہ سے حد ساقط ہو جائے. چناچہ لکھا ہے کل من تکب معصیۃ لا حد فیھا فیھا التعزیر. در مختار ج 3 ص 182 ہر وہ گناہ جس میں حد نہ ہو ...لا حد ...ان میں تعزیر ہے من ارتکب جریمۃ لیس فی حد مقرر یعزر. ھدایہ ج 2 ص 516. جس شخص نے ایسے گناہ کا ارتکاب کیا جس میں حد مقرر نہیں تو تعزیر لگائی جائے گی.

تعزیر کی سزا قید سے بھی دی جاسکتی ہے، کوڑوں سے بھی مثلاً 79 کوڑے یا 99 کوڑے اور قتل سے بھی ویکون التعزیر بالقتل در مختار ج 3 ص 179. یہ تعزیر کوئی معمولی سزا نہیں بلکہ تعزیر کے کوڑے زنا کی حد کے کوڑوں سے بھی زیادہ سختی سے لگائے جاتے ہیں در مختار ج 3 ص 182+181. معلوم ہوا کہ حد نہ ہونے کا یہ مطلب لینا کہ کوئی گناہ نہیں یا کوئی سزا نہیں ایک بہت بڑا فریب ہے، اگر اب بھی لامذہب ضد کریں تو ہم ان کو ئی لفظ حدیث کی کتابوں میں دکھاتے ہیں وہاں بھی یہی ترجمہ کریں ؟ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ من اتی بھیمۃ فلا حد علیہ ترمذی ج 1 ص 299. ابن ماجہ ص 187.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی کو لایا گیا جس نے کسی چوپائے سے بد فعلی کی تھی آپ رضی اللہ عنہ نے اس پر حد نہیں لگائی.

کتاب الآثار محمد ص 92.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی کو لایا گیا جس نے کسی چوپائے سے بد فعلی کی تھی انہوں نے حد نہیں لگائی.

المبسوط للسرخسی ج 9 ص 102.

www.owaislam.com

کیاب آپ ایک اشتہار شائع کریں گے ۔ معاذاللہ۔ حضرت عمر، حضرت علی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھم، ترمذی اور ابن ماجہ کے نزدیک اگر کوئی شخص کسی گدھی، گوڑھی، بلی، کتیا، گیڈری، خنزیری، بکری، بھیڑ وغیرہ سے بد فعلی کرے تو کوئی حد نہیں بالکل جائز ہے کسی قسم کا گناہ نہیں نہ ہیکسی قسم کی سزا ہے ورنہ فقہ میں موجود لفظ ۔حد نہیں۔ سے عوام کو گمراہ نہ کریں.

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حدود میں قیاس کو دخل نہیں مثلاً مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور شراب چاروں حرام ہیں مگر حد صرف شراب پر ہے مردار، خون، اور خنزیر کا گوشت کھانے پر حد نہیں، اسی طرح کسی کو زنا کی تہمت لگانا حرام ہے اس پر 80 کوڑے حد ہے اور وہ مردود الشہادت بھی ہے اور فاسق بھی اور کسی مسلمان کو کافر کہنا اس سے بھی بڑا گناہ ہے مگر اس پر حد شرعی مقرر نہیں.

طحاوی ج 2 ص 98.

اب مردار کھانے، خون پینے، خنزیر کھانے، کسی کو کافر کہنے پر کسی حدیث صحیح صریح غیر معارض سے حد ثابت کریں کہ کتنے کوڑے ہیں اگر ثابت نہ کر سکیں اور قیامت تک نہیں کر سکیں گے تو مردار کھانا شروع کر دیں، خون پینا اور خنزیر کھانا شروع کر دیں، اپنی جماعت کو کافر کہنا شروع کر دیں اگر یہ پسند نہ ہو تو فقہ کی کتاب میں حد نہ ہونے کا لفظ دیکھ کر لوگوں کو مغالطے نہ دیں.

لامذہب غیر مقلدوں بتاؤ؟ سود کھانے والے، پیشاب پینے والے، پاخانہ کھانے والے، نذر لغیر اللہ دینے اور کھانے والے پر حدیث صحیح سے کتنے کوڑے حد ثابت ہے اگر حد ثابت نہ کر سکو تو ان پر عمل کر کے دکھاؤ.

لامذہبیوں! بتاؤ غیر اللہ کو پکارنے، قبروں، تعزیوں کو سجدہ کرنے والوں، کسی بزرگ کے مزار کا حج و طواف کرنے والوں، عید میلاد النبی کے جلوس نکالنے والوں، تیجا، ساتواں، چالیسواں کرنے والوں وغیرہ پر حدیث صحیح میں کتنے کوڑے حد ثابت ہے اگر ثابت نہ کر سکو تو ان کاموں کو کرنا شروع کر دو، لوگوں کو کہو کہ نہ یہ گناہ ہیں نہ ان پر کوئی سزا ہے. کیونکہ ثابت نہیں.

حافظ جی بتایئے اپنی بیوی جب حیض کی حالت میں ہو یا نفاس میں مبتلا ہو یا احرام باندھ کر حج کر رہی ہو یا اس نے رمضان کا فرض روزہ رکھا ہوا ہو یا فرض نماز ادا کر رہی ہو اس سے صحبت کرنا حلال ہے یا حرام اگر حرام ہے تو اس پر اور مرد پر کتنے کوڑے حد شرعی مقرر ہے، ذرا احادیث صحیحہ سے ثابت کر دیں یا ان سب کے جواز کا فتوی دیں.؟

www.ownislam.com

راولپنڈی کے 26فروری 1984ء کے مناظرہ میں جب ان میں سے ایک ایک بات پیش کرکے مطالبہ کیا گیا توان میں سے ہر ایک کام پر ایک ایک صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کرکے حد ثابت کرو؟ یا ان کے جواز اور استعمال کا فتوی دو تو سب لامذہب مولویوں کا پسینہ بہہ رہا تھا. ایک حدیث بھی پیش نہ کرسکے، اپنی انتہائی ذلت کی وجہ سے عوام کے سامنے نظر بھی نہ اونچی کرتے تھے ،

جھوٹ پر جھوٹ بولتے جارہے تھے مگران میں سے ایک بھی حدیث پیش نہ کرسکے.

حدود شبہات سے ساقط ہو جاتی ہیں

احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اجماع امت سے یہ بات ثابت ہے کہ حدود شبہات سے ساقط ہو جاتی ہیں، ائمہ اربعہ میں تو اس میں کوئی اختلاف نہیں. شوکانی صاحب غیر مقلد بھی لکھتے ہیں. و یسقط بالشبہات المحملة ..... .دربہیہ.

نواب صدیق صاحب غیر مقلد اس جملہ کی شرح میں فرماتے ہیں.

عن ابی ہریرة رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ادرؤا الحدود من المسلمین ما استطعتم فان کان له مخرج فخلو سبیله فان الامام ان یخطی فی العقوبة_

وقد رواہ الترمذی ص 224 ایضآ من حدیث الزہری عن عروة عن عائشة رضی اللہ عنہا وقد اعل بالوقف و اخرج ابن ماجة ص185. من حدیث ابی ہریرة رضی اللہ عنه مرفوعا بلفظ ادفعوا الحدود ماوجدتم لها مدفعا و قد روی من حدیث علی رضی اللہ عنه مرفوعا ادرؤا الحدود بالشبہات و روی نحوہ عن عمر و ابن مسعود باسناد صحیح وفی الباب من الروایات ما یعضد بعضه بعضا و مما یؤید ذلک قوله صلی اللہ علیه وسلم لو کنت راجما احدا بغیربینة لرجمتها یعنی امرأة العجلانی کما فی الصحیحین من حدیث ابن عباس رضی اللہ عنه.

الروضة الندیہ ص 270ص 355ج 2.

راولپنڈی کے مناظرہ میں ہم نے لامذہب مناظر سے پوچھا زنا موجب حد کی شرعی تعریف، اور شبہ کی شرعی تعریف قرآن کی صریح آیت یا صحیح صریح غیر معارض حدیث سے کرو لیکن سارے لامذہب مولوی صم بکم بنے بیٹھے تھے، وہ قرآن و حدیث سے یہ تعریفیں نہ دکھاسکے، پھر ہم نے کہا کہ جو تعریفیں فقہاء نے لکھیں ہیں ان کا غلط ہونا صحیح صریح احادیث سے ثابت کردو لیکن یہاں بھی وہ کوئی حدیث پیش نہ کرسکے لوگ حیران تھے کہ رات دن حدیث کی گردان کرنے والے مطلوبہ احادیث میں سے ایک بھی حدیث پیش نہ کرسکے اور ان کی جہالت کا راز فاش ہو گیا.

جآء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا-

www.owaisiislam.com

انصاف کیجئے ذرا دیکھ بھال کے

کاغذ پہ رکھ دیا ہے دل نکال کے

تجلیات صفدر ج5 صفحات نمبر 167تا 188

www.ownislam.com

Representative of Ahle Sunnah Wal Jamaah

www.ownislam.com